پروگرام نمبر : 8 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اگست 2022ء

قرآن مجید:

اللہ میاں کا خط ہے جو میرا نام آیا

پروگرام تربیتی جلسہ مجلس انصاراللہ

خصوصی ہدایات

مجلس انصاراللہ بھارت بمنظوری حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ سال 2022ء کوقرآن کے سال کے طور پر منا رہی ہے۔ اس مناسبت سے امسال ہمارا ہر پروگرام خصوصاً تربیتی جلسہ قرآن کریم سے متعلق ہوگا۔ ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عندالضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کرکے کم ازکم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS

Programme No : 8 AUGUST 2022

ازطرف: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

From : Qiyadat Tarbiyyat, Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ..................................ضلع..............................صوبہ....................

بتاریخ:.....................بروز...........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درس حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ)

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا ○ اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ○ خٰلِدِیْنَ
فِیْھَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ ۚ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ
فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ○ (الفرقان: 78-75)

ترجمہ

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس باعث کہ انہوں نے صبر کیا بالا خانے بطور جزا دیئے جائیں گے اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا اور سلام پہنچائے جائیں گے۔ وہ ہمیشہ اُن (جنتوں) میں رہنے والے ہوں گے وہ کیا ہی اچھی ہیں عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی اور مستقل ٹھکانے کے طور پر بھی۔ تُو کہہ دے کہ اگر تمہاری دعا نہ ہوتی تو میرا ربّ تمہاری کوئی پرواہ نہ کرتا پس تم اُسے جھٹلا چکے ہو سو ضرور اس کا وبال تم سے چمٹ جانے والا ہے۔

خوشگوار عائلی زندگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقع پر تربیت کے حوالہ سے **خوشگوار عائلی زندگی** کی طرف مجلس انصار اللہ بھارت کو خصوصی توجہ دلائی تھی۔ لھٰذا اس مناسبت سے موادِ تربیتی جلسہ ماہ اگست کے شمارہ کو **خوشگوار عائلی زندگی** کے مضامین سے مزین کیا ہے۔ جملہ انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے توقعات کے مطابق زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

منظوم کلام سیدنا حضرت مسیح موعودؑ

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں!

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں		ہر دم اَسیر نخوت و کِبر و غُرور ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو		کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
کِبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو		اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو
چھوڑو غُرور و کبر کہ تقویٰ اِسی میں ہے		ہو جاؤ خاک مرضی مولیٰ اِسی میں ہے
تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے		عِفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بد گمانی کو شیوہ بناتے ہیں		تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دُور جاتے ہیں

(براہین احمدیہ حصّہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 17 تا 18)

درس حدیث

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ،

خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَآءِکُمْ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔ (ترمذی ابواب النکاح باب حق المراۃ علیٰ زوجھا)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’مرد شادی کے بعد عورت کو ایک حقیر جانور خیال کرتا ہے جو اُس کے پاس آنے کے بعد اپنے تمام تعلقات کو بھول جائے اور وہ یہ اُمید کرتا ہے کہ وہ بالکل میرے ہی اندر جذب ہو جائے اور میرے رشتہ داروں میں مل جائے۔ اگر وہ اپنے رشتہ داروں کی خدمت یا ملاقات کرنا چاہے تو یہ بات مرد پر گراں گزرتی ہے اور بعض اوقات تو وہ دیدہ دلیری سے ایسی بات یا حرکت کا مرتکب ہوتا ہے جو اُس عورت کے خاندان کے لیے ذلت کا باعث ہوتی ہے۔ وہ نہیں سوچتا کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے اندر بھی ویسا ہی دل رکھا ہے جیسا کہ اُس کے اپنے اندر۔ ان باتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کی صحت خراب ہو جاتی ہے اور وہ بے چاری اپنے جذبات کو دبا دبا کر رکھتی ہے اور اِس کے نتیجے میں سِل اور دِق کا شکار ہو جاتی ہے اور میرے خیال میں آج کل ہسٹیر یا وغیرہ کی بیماریاں ہیں اُن کا یہی سبب ہے۔ پس مرد سمجھتا ہے کہ عورت میں حِس ہی نہیں حالانکہ اُس کے پہلو میں بھی ویسا ہی دِل ہے جیسا کہ اُس کے اپنے پہلو میں اگر وہ سمجھتا ہے کہ اُس کی بیوی کے اندر ایک محبت کرنے والا دل ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ماں جس نے اپنی بیٹی کو ایسی حالت میں پالا تھا جبکہ اگر وہ مرد اُس کو دیکھتا تو ہرگز دیکھنا بھی پسند نہ کرتا، اسے وہ چھوڑ دے؟ یہی حال آج کل کی ساسوں کا ہے وہ بھول جاتی ہیں اپنے زمانہ کو، وہ بھول جاتی ہیں اُس سلوک کو جو اُن کے خاوندوں نے یا اُن کی ساسوں نے اُن کے ساتھ کیا تھا۔ اسی طرح عورتیں اپنی بہوؤں کے جذبات اور طبعی تقاضوں کا خیال نہیں کرتیں اور بات بات پر لڑائی شروع کر دیتی ہیں حالانکہ یہ طریق غلط ہے۔ دنیا میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مرد عورت کے جذبات کے متعلق اتنی بدخیالی کرتا ہے گویا عورت میں دل ہی نہیں یا عورت کے جذبات ہی نہیں۔ لیکن عورتوں میں یہ بات بہت ہی کم دیکھی گئی ہے۔ بعض عورتیں ہوتی ہیں جو زبردست ہوتی ہیں جو چاہتی ہیں کہ مرد سب کچھ بھول جائیں اور صرف اُنہی میں محو ہو جائیں مگر بہت کم‘‘

(تربیت اولاد کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو، انوار العلوم جلد 15 صفحہ 216)

میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں سے بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو

(مکتوبات احمد جلد دوم، مکتوب 37 صفحہ 59)

’’عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔ قرآن شریف میں لکھا ہے: عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔ دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا۔ اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔ بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا۔ مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا۔ اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے، مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔ غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔ میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 44۔ ایڈیشن 1984ء)

’’مَیں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔ اوّل۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت وجلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔ دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیّات کی راہ پر چلیں۔ سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔ چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔ پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں۔ یا نہیں جانتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 4,5۔ ایڈیشن 1984ء)

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصْلِحْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے‘‘ (ملفوظات جلد 2۔ صفحہ 139 / ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

’’خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں ہونے چاہئیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 148۔ ایڈیشن 1984ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

ہر ماں باپ کو اولاد کے لئے اس کی شادی کی عمر سے بہت پہلے دعائیں شروع کر دینی چاہئیں تا کہ انہیں نیک نصیب عطا ہوں اور ان کی آئندہ عائلی زندگی پُرسکون اور خوشیوں سے معمور ہو!

’’حضرت میر ناصر نواب صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو یہ اعزاز کس طرح ملا اور کیا کام آپ نے کیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو اتنا بڑا مقام حاصل ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کے داماد بنے؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری یہ بچی پیدا ہوئی تھی تو میں نے اس طرح تڑپ کے ساتھ جس طرح ایک ذبح کیا ہوا جانور تڑپتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تھی کہ اس کو خود سنبھالنا اور ایسا مقام عطا کرنا جو دنیا میں کسی کو نہ ملا ہو۔ جب حضرت میر صاحب یہ بیان فرما رہے تھے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے... ہر ماں باپ کو اولاد کے لئے اس کی شادی کی عمر سے بہت پہلے دعائیں شروع کر دینی چاہئیں تا کہ انہیں نیک نصیب عطا ہوں اور ان کی آئندہ عائلی زندگی پُرسکون اور خوشیوں سے معمور ہو۔ شادی شدہ جوڑے بھی اپنے ہاں نیک اولاد عطا ہونے کی دعائیں کرتے رہیں تو یہ بہت مبارک طریق ہے‘‘

(خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محررہ یکم اپریل 2011ء مطبوعہ احمدیہ گزٹ کینیڈا اپریل 2011ء)

تقویٰ بنیادی چیز ہے

’’اللہ تعالیٰ نے پانچ جگہ نکاح کے موقع پر تقویٰ کا لفظ استعمال کر کے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا ہر فعل، تمہارا ہر قول، تمہارا ہر عمل صرف اپنی ذات کے لئے نہ ہو بلکہ تقویٰ پر بنیاد رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اللہ کے بھی حقوق ادا کرنے والا ہو اور ایک دوسرے کے بھی حقوق ادا کرنے والا ہو۔‘‘ (مستورات سے خطاب، 23 جولائی 2011ء بر موقع جلسہ سالانہ یوکے)

مرد کی بھی ذمہ داری ہے کہ بیوی بچوں کے نان نفقہ کی ذمہ داری اس پر ہے۔ ان کی متفرق ضروریات کی ذمہ داری اس پر ہے۔ اور دونوں میاں بیوی نے مل کر بچوں کی نیک تربیت کرنی ہے اس کی ذمہ داری ان پر ہے۔ تو جتنا زیادہ میاں بیوی آپس میں اس معاہدے کی پابندی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اتنا ہی زیادہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 دسمبر 2003ء)

شادی کے بعد... گھر علیحدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے

’’پھر ایک بیماری جس کی وجہ سے گھر برباد ہوتے ہیں، گھروں میں ہر وقت لڑائیاں اور بے سکونی کی کیفیت رہتی ہے وہ شادی کے بعد بھی لڑکوں کا توفیق ہوتے ہوئے اور کسی جائز وجہ کے بغیر بھی ماں باپ، بہن بھائیوں کے ساتھ اسی گھر میں رہنا ہے۔ اگر ماں باپ بوڑھے ہیں، کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے، خود چل پھر کر کام نہیں کر سکتے اور کوئی مددگار نہیں تو پھر اس بچے کے لئے ضروری ہے اور فرض بھی ہے کہ انہیں اپنے ساتھ رکھے اور ان کی خدمت کرے۔ لیکن اگر بہن بھائی بھی ہیں جو ساتھ رہ رہے ہیں تو پھر گھر علیحدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آجکل اس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اکٹھے رہ کر اگر مزید گناہوں میں پڑنا ہے تو یہ کوئی خدمت یا نیکی نہیں ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 نومبر 2006ء)

میرا گھر

یہ ایسی اک جگہ ہو کہ جسے میں اپنا کہہ سکوں	جہاں سکون سے جی سکوں جہاں مَیں سُکھ سے رَہ سکوں
جہاں کے رہنے والے ایک دوسرے پہ جان دیں	بھرم محبتوں کا اور عزتوں کا مَان دیں
وہ جن کے سینے چاہت و خلوص کا جہان ہوں	جبیں پہ جن کی ثبت پیار کے حسین نشان ہوں
جہاں نہ بد لحاظ ہو کوئی نہ بد زبان ہو	جہاں نہ بد سرشت ہو کوئی نہ بد گمان ہو
جہاں بڑوں کی شفقتوں کا میرے سر پہ ہاتھ ہو	تو دوستوں کی چاہتوں کا بھی حسین ساتھ ہو
نہ جس جگہ دکھائی دیں اَنا کی کج ادائیاں	گو خامیاں ہزار ہوں پہ ہوں نہ جگ ہنسائیاں
جہاں بسر ہو زندگی محبتوں کی چھاؤں میں	ہو باس پیار کی جہاں رچی ہوئی فضاؤں میں
دمک رہے ہوں بام و دَر بھی روشنی سے پیار کی	ہو جس چمن کی ہر کلی پیامبر بہار کی
ہوں جسم گو تھکے ہوئے پہ رُوح نہ ملول ہو	کسی کے دل میں کھوٹ نہ کسی کے مَن میں دھول ہو
مِری یہ آرزو ہے جو بھی میرے گھر کا فرد ہو	نہ اس کا لہجہ گرم ہو نہ اس کا سینہ سرد ہو

(بشکریہ ماہنامہ مصباح اپریل 2003ء)

تقریر:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (الروم :22)

مرد وزن دونوں اگر ہوں ہم خیال و ہمرکاب　　　ازدواجی زندگی ہے کامگار و کامیاب

واجب الاحترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

خوشگوار عائلی زندگی کا فلسفہ ازروئے قرآن کریم

ربِ ودود کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ ہمیں اس نے اپنی شریعت کاملہ کا پیروکار بنایا اور اس شریعت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہیکہ اس میں دینی امور کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور عائلی امور بھی کس قدر تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔مزید براں اپنے پیارے نبی اور سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ اس کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔اس نہج پر چلنے والا ہی خوشگوار زندگی کا متحمل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ ہمارے خالق و مالک کی طرف سے عطا کردہ ہدایت ہے۔آیئے!اب ہم قرآن کریم کا پیش کردہ خوشگوار عائلی زندگی پر وقت کی رعایت سے ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے پُرسکون زندگی کیلئے شادی کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ط (الروم : 22) ترجمہ : تاکہ تم اُن کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لئے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کردی۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا ہی حسین رنگ میں دونوں کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :

”انسانیت ایک علیحدہ چیز ہے۔وہ نفس واحدہ ہے۔اس کے دو ٹکڑے کئے گئے ہیں۔آدھے کا نام مرد ہے اور آدھے کا نام عورت ۔ جب یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو ٹکڑے ہیں تو جب تک یہ دونوں نہ ملیں گے اُس وقت تک وہ چیز مکمل نہیں ہوگی۔وہ تبھی کامل ہوگی جب اُس کے دونوں ٹکڑے جوڑ دیئے جائیں گے۔“(فضائل القرآن صفحہ 170)

قرآن کریم نے زوجین کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔چنانچہ فرمایا: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ط (البقرہ : 188) ترجمہ : وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

اس آیت کے حاشیہ میں حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں : ”خاوند کی وجہ سے لوگ عورت پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں اور عورت کی وجہ سے خاوند پر الزام لگانے سے ڈرتے ہیں۔“ (تفسیر صغیر)

نیز تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں آپ تحریر فرماتے ہیں :

"پس هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔فرماتا ہے۔مردوں اور عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے ہمیشہ لباس کا کام دیں۔ یعنی (1) ایک دوسرے کے عیب چھپائیں۔ (2) ایک دوسرے کے لئے زینت کا موجب بنیں۔ (3) پھر جس طرح لباس سردی گرمی کے ضرر سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے اُسی طرح مرد وعورت سُکھ اور دُکھ کی گھڑیوں میں ایک دوسرے کے کام آئیں۔اور پریشانی کے عالم میں ایک دوسرے کی دلجمعی اور سکون کا باعث بنیں۔ غرض جس طرح لباس جسم کی حفاظت کرتا ہے اور اُسے سردی اور گرمی کے اثرات سے بچاتا ہے اسی طرح انہیں ایک دوسرے کا محافظ ہونا چاہئے۔حضرت خدیجہؓ کی مثال دیکھ لو۔انہوں نے شادی کے معاً بعد کس طرح اپنا سارا مال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردیا۔تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کوئی دقّت پیش نہ آئے۔اور آپ پورے اطمینان کے ساتھ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیتے جائیں۔یہ اہلی زندگی کو خوشگوار رکھنے کا کتنا شاندار نمونہ ہے جو انہوں نے پیش کیا۔" (تفسیر کبیر جلد دوئم صفحہ 411)

سامعین کرام! اسی طرح قرآن کریم نے عورت کو کھیتی سے تشبیہہ دی ہے۔فرمایا: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرہ : 224) یعنی تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں۔پس اپنی کھیتیوں کے پاس جیسے چاہو آؤ۔

اس آیت کے سلسلہ میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

"پس اَنّٰى شِئْتُمْ میں تو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے کہ یہ تمہاری کھیتی ہے اب جس طرح چاہو سلوک کرو۔لیکن یہ نصیحت یاد رکھو کہ اپنے لئے بھلائی کا سامان ہی پیدا کرنا ورنہ اس کا خمیازہ بھگتو گے۔یہ ایک طریق کلام ہے جو دنیا میں بھی رائج ہے۔ مثلاً ایک شخص کو ہم رہنے کے لئے مکان دیں اور کہیں کہ اس مکان کو جس طرح چاہو رکھو۔تو اس کا مطلب اُس شخص کو ہوشیار کرنا ہوگا کہ اگر احتیاط نہ کروگے تو خراب ہو جائے گا۔اور تمہیں نقصان پہنچے گا۔اسی طرح جب لوگ اپنی لڑکیاں بیاہتے ہیں تو لڑکے والوں سے کہتے ہیں کہ اب ہم نے اسے تمہارے ہاتھ میں دے دیا ہے۔جیسا چاہو اس سے سلوک کرو۔اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اسے جوتیاں مارا کرو۔بلکہ یہ ہوتا ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔پس اَنّٰى شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ عورت تمہاری چیز ہے اگر اس سے خراب سلوک کروگے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بُرا ہوگا۔اور اگر اچھا سلوک کروگے تو اچھا ہوگا۔ (فضائل القرآن صفحہ 186)

سچے مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت اس میں یہ ایک خوبی پائی جاتی ہے کہ اللہ اور اس کے پیارے نبی کی ہدایت اس تک پہنچ جاتی ہے تو بلا چوں چرا فوراً اس پر عمل کرتا ہے خواہ اس کو وہ بات پسند آئے نہ آئے۔

حضرات! اس سلسلہ میں مکرم محترم حنیف محمود صاحب اپنی کتاب 'لباس' میں ایک دلکش اور قابل تقلید نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''1983ء میں جب مجھے بیرون ملک خدمت دین کے لئے بھجوایا گیا، سیرالیون کے BO مقام پر میری تعیناتی ہوئی۔ آغاز ہی میں میاں بیوی کے ایک جھگڑے کا مجھے سامنا کرنا پڑا۔ ہر دو میں معاملہ بہت سنگین اور صورت حال بہت گمبھیر تھی۔ خاکسار نے دعا کرتے ہوئے ان دونوں کو سمجھانا شروع کیا اور ہر دو کے سامنے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغامات رکھتے ہوئے میاں سے کہا کہ تمہارے لئے تو تمہارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام کافی ہے کہ : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ۔

اور عورت سے کہا کہ تمہارے لئے یہ ہدایت ہے کہ اگر خدا کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔

اسلام سے وفا رکھنے والی اس بندی نے جو کسی صورت میں بھی اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کو تیار نہ تھی اور گالی گلوچ تک معاملہ پہنچا ہوا تھا، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار اور عقیدت سے لبریز وہ خاتون فوراً اُٹھی اور جا کر خاوند کو ظاہراً سجدہ کر کے معافی کی خواستگار ہوئی۔

تمام افریقن قوم اپنے محسن اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اطاعت سے سرشار ہر وقت تعلیمات اسلامی کو حرز جان بنائے ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی قرآن اور احادیث میں مذکور تمام ہدایات، تعلیمات اور پیغامات کو حرز جان بنائیں اور جماعت احمدیہ کے روشن و تابناک مستقبل کی خاطر اپنے بچوں کی صحیح تربیت کے لئے اپنے ماحول کو اسلامی بنائیں اپنے تعلقات کو صحیح اسلامی لائنوں پر استوار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔''

(ماخوذ از کتاب لباس/ص 103، 104)

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں جس طرح تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے گھروں میں اپنے بچوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے مطابق تربیت دینے کی طرف توجہ دلائی ہے، اگر...اس ذمہ داری کو سمجھ لیں تو احمدیت کے اندر بھی ہمیشہ حسین معاشرہ قائم ہوتا چلا جائے گا اور پھر اس کا اثر آپ کے گھروں تک ہی محدود نہیں رہے گا، جماعت کے اندر تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کا اثر گھروں سے باہر بھی ظاہر ہوگا۔ اس کا اثر جماعت کے دائرہ سے نکل کر معاشرہ پر بھی ظاہر ہوگا اور اس کا اثر گلی گلی اور شہر شہر اور ملک ملک ظاہر ہوگا۔ (ماخوذ از عائلی مسائل اور ان کا حل صفحہ 44 تا 48)

کوئی بہشت کا پوچھے تو کہہ سکو ہنس کر کہ وہ خوب جگہ ہے ہمارے گھر کی طرح

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ